بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

اتوار، 22 شعبان، 1445ھ　　03/03/2024　　نمبر:1445/34

پریس ریلیز

ہمیں اپنی خلافت کو کھوئے ہوئے سو سال ہو گئے ہیں، ہم اُس وقت تک تبدیلی کا چہرہ نہیں دیکھ پائیں گے جب تک خلافت کو دوبارہ قائم نہ کرلیں!

بے شک اُس دن سے یہ امت یتیم ہے، جب سو سال قبل، 28 رجب 1342 ہجری بمطابق 3 مارچ 1924، ہم اپنی خلافت کھو بیٹھے، جس کے نتیجے میں اسلام کی حکمرانی طویل تعطل کا شکار ہو گئی، جو کہ اب تک بحال نہیں ہو سکی ہے۔ خلافت کے خاتمے کے بعد سے صورتِ حال یہ ہے کہ مسلم دنیا کے حکمران مظلوموں کی آہ و بکا اور دُہائیوں پر ٹس سے مس نہیں ہوتے اور انہوں نے ہماری افواج کو مقبوضہ اسلامی علاقوں کو آزاد کرانے سے روک رکھا ہے۔ ہم اپنے علاقوں میں ظلم و جبر اور غربت سے پناہ کی تلاش میں سمندر پار جانے کیلئے ڈوبنے تک کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر بار بار حملے کیے جا رہے ہیں، باوجودیکہ اس امت کے پاس لاکھوں کی تعداد میں قابل اور جہاد کے لیے تیار افواج موجود ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے مسلم علاقوں کو عطا کردہ بیش بہا وسائل کے خزانوں کے باوجود ہم بدترین غربت و افلاس کا سامنا کر رہے ہیں۔ خلافت کی عدم موجودگی میں ہم بغیر منزل کے بھٹک رہے ہیں۔ یقیناً اسلام کو ایک طرف ڈال کر اور جمہوریت یا آمریت کو اپنا کر ہم رستہ نہیں پا سکتے۔

اے پاکستان کے مسلمانو! کیا ایسا نہیں کہ جب سے پاکستان کے موجودہ حکمرانوں نے اس جمہوری نظام میں اقتدار سنبھالا ہے تو عوام شدید مایوسی میں ہیں، حالانکہ یہ حکمران ہمارے اندر موجود تبدیلی کے لئے شدید اور گہرے جذبات کے بل بوتے پر اقتدار میں آئے تھے؟ کیا یہ بات ہم پر واضح نہیں ہوگئی کہ پاکستان میں جمہوری نظام تلے نہ تو 77 سال میں کوئی تبدیلی آئی اور نہ ہی اگلے 77 سال میں کوئی تبدیلی آئے گی؟ اور کیا یہ بات بھی واضح نہیں ہوگئی کہ جمہوری نظام کے تحت نہ صرف پاکستان بلکہ مسلم دنیا میں کہیں بھی تبدیلی نہیں آئے گی؟ اے مسلمانو! کیا اب بھی آپ پر یہ حقیقت واضح اور عیاں نہیں ہوئی؟!

مسلمانوں کا خلیفہ نہ تو آمر ہوتا ہے اور نہ ہی جمہوری حکمران۔ خلیفہ نہ تو اپنی ذاتی رائے کی بنیاد پر حکمرانی کرتا ہے اور نہ ہی اسمبلی کی متفقہ رائے کی بنیاد پر، بلکہ وہ صرف اور صرف قرآن وسنت کی بنیاد پر حکمرانی کرتا ہے۔ اپنی رعایا کے ساتھ کسی تنازعے کی صورت میں اس کی ذات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قانون سے بالاتر نہیں ہوتی بلکہ اللہ کا قانون اس پر بھی اسی طرح نافذ و جاری ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، ﴿**فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ**﴾ **"اور اگر کسی بات پر تم میں اختلاف واقع ہو، تو اگر اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، تو اس معاملے میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو"** (النساء، 4:59)۔ خلیفہ پر لازم ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کے مطابق لوگوں کے حقوق ادا کرے اور ان سے جو کچھ بھی وصول کرے وہ اللہ کے حکم کی بنیاد پر ہو۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے خلیفہ راشد، خلیفۂ رسول ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اعلان فرمایا، **وَالضّعِيفُ فِيكُمْ قَوِيّ عِنْدِي حَتّى أُرِيحَ عَلَيْهِ حَقّهُ إنْ شَاءَ اللهُ, وَالقَوِيّ فِيكُمْ ضَعِيفٌ عِنْدِي حَتّى آخُذَ الحَقّ مِنْهُ إنْ شَاءَ اللهُ "اور تم میں سے کمزور میرے سامنے طاقتور**

ہے جب تک کہ میں اس کو اس کا حق نہیں دِلا دیتا، اگر اللہ نے چاہا، اور تم میں سے طاقتور میرے سامنے کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے حق لے نہیں لیتا، اگر اللہ نے چاہا"۔

اور لہٰذا دوسرے خلیفہ ٔ راشد، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ نے برملا کہا، **إِنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ عُمَرَ فَخَصَمَتْهُ "ایک عورت نے عمر سے بحث کی اور وہ اُس پر غالب آگئی"**۔ جب ایک عورت نے حضرت عمر فاروقؓ کے اس قول، **لَا تُغَالُوا فِي مُهُورِ النِّسَاءِ "خواتین کے حق مہر کو زیادہ نہ بڑھاؤ"** پر اعتراض کیا اور کہا، **لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ يَا عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ** "اے عمر! آپ کو ایسا کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے (اس کی اجازت دیتے ہوئے) فرمایا"، **وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا، "اور تم نے اس (عورت کو) ڈھیروں مال دیا ہو"** (النساء؛4:20)۔

خلافت کے دور میں اسلام کو جو عظمت حاصل تھی، زمین وآسمان کے مکین اس کے گواہ ہیں۔ یہ اسلام کی بنیاد پر حکمرانی تھی کہ جو لوگوں کے جوق در جوق اسلام قبول کرنے کا باعث بنی، مشرق میں انڈونیشیا سے وسطی ایشیا تک، اور مغرب میں بوسنیا سے لے کر مراکش تک یہی صورت حال تھی۔ یہ اللہ کی کتاب قرآنِ مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی بنیاد پر حکمرانی تھی کہ مظلوم ظالموں سے بچنے کے لیے خلافت کا رُخ کرتے تھے، یورپ کے وہ یہودی اس کی ایک مثال ہیں کہ جنہوں نے وہاں کے عیسائیوں کے بد ترین مظالم سے بچنے کے لیے خلافت کی جانب ہجرت کی۔ خلافت دنیا کی کسی طاقت سے خوفزدہ نہ ہوئی، وہ صرف اللہ پر بھروسہ کرتی تھی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر حملہ کرنے والوں کو جنگ کی دھمکی سے ہی خاموش کرا دیا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کی وجہ سے ہی خلافت اس بات کی پابند تھی کہ وہ مظلوموں کی پکار

کا جواب دینے، مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرانے، اور نئے علاقوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کے لیے افواج کو حرکت میں لائے، اور خلافت صدیوں یہ فرض ادا کرتی رہی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نے خلافت کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ غریب اور مقروض افراد کی مدد کرے اور اپنے لوگوں کو اعلیٰ ترین تعلیم اور صحت کی سہولیات مفت فراہم کرے، اور کوئی ریاست اس معاملے میں اس کی ہمسر نہ تھی۔

اے پاکستان کے مسلمانو! امام احمد بن حنبل نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ "پھر ظلم و جبر کی حکمرانی ہو گی، اور اُس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔ اور پھر نبوت کے نقش قدم پر خلافت ہو گی۔"**، اور اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے یہ مبارک الفاظ، جو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی ہیں، ہمارے لیے نہ صرف ایک خوشخبری ہے کہ نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت نے دوبارہ قائم ہونا ہے بلکہ یہ حدیث ہم سے اس کے قیام کی جدوجہد کا تقاضا بھی کرتی ہے کیونکہ ہم پر یہ فرض ہے کہ ہماری حکمرانی صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کی بنیاد پر ہو۔ اے مسلمانو! خلافت کو تباہ ہوئے سو ہجری سال گزر گئے ہیں، تو اٹھو اور اس کے قیام کے لیے حزب التحریر کی جدوجہد کا حصہ بن جاؤ!

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس